کتاب نما

یادگار لمحات : از عاصم نعمانی۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی۔ تقسیم کنندہ : المنار بک سنٹر، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ صفحات ۴۰۷۔ قیمت ۶۹ روپے۔ (کتاب کا پورا نام: "سید مودودیؒ کے ساتھ گزرے ہوئے یادگار لمحات۔")

جناب عاصم نعمانی ان خوش نصیب حضرات میں سے ہیں جو مولانا سید مودودی علیہ الرحمۃ کے ساتھ کام کرتے رہے ہیں۔ خصوصاً دور آخر میں تو نعمانی صاحب ہی دفتری ماحول میں قریب تر رہے اور دفاتر کے منصورہ میں منتقل ہو جانے کے بعد، مولانا کے کمرے سے ملے ہوئے کمرے میں وہ ان کے معاون خط و کتابت و متفرقات تھے۔ میں ذرا فاصلے پر مشرقی جانب کے دفاتر میں بیٹھتا تھا۔ حتیٰ کہ سید رحمہ اللہ کا انتقال ہوگیا۔ ان کے بعد بھی ہم وہاں یہی سمجھ کر کام کرتے رہے کہ جیسے مولاناؒ اسی طرح اپنے دفتر میں مصروف مطالعہ و تحریر ہیں۔

عاصم نعمانی صاحب نے بڑا اہم کام کیا۔ ۱۹۶۲ کے آخر میں بطور ٹائپسٹ کلرک کام شروع کیا۔ ۱۹۷۴ میں، جب مرکز جماعت منصورہ منتقل ہوا تو پھر ان کو مولانا کی عصرانہ گفتگوؤں اور دوسرے امور کی ڈائری لکھنے کا خیال پیدا ہوا۔ پہلے کے واقعات کے بارے میں بھی معلومات اور اپنی یادیں سمیٹیں، اور احوال روز مرہ کو نوٹ کرنا شروع کیا۔ یہ کتاب اسی محنت کا ثمر ہے۔ دیکھیے، میں کہیں کہیں سے، ۸ صفحے کی فہرست عنوانات سے متفرق طور پر بعض کو پیش کرتا ہوں۔

"ہلٹن ہوٹل میں استقبالیہ" (برطانیہ میں) --- "مراکش روانگی اور وہاں تعلیمی کانفرنس میں پیش کردہ تجاویز" --- "مولانا مدنی کے ساتھ گستاخانہ رویہ کی مذمت" (واقعہ قبل تشکیل پاکستان) --- "امریکی پادری سے اسلامی تعلیمات پر گفتگو" --- "دست شناسی کے بارے میں" --- "بیع سلم کے بارے میں ایک سوال کا جواب" --- "چاند پر قبلہ رخ ؟" --- "ڈارون کا نظریہ غیر سائنسی ہے" --- "این، آئی، ٹی کے بارے میں" --- "تقدیر دو قسم کی ہے، مبرم، معلق

--- "الزامات اور گالیوں کے جواب میں خاموشی" --- "خواب کے بارے میں مولانا کی رائے" --- "ریڈیو انٹرویو" --- "حالی اور سعدی کی نعتیں" --- "تاشقند سے قلم کا تحفہ" --- "اردن کے سفیر سے ملاقات" --- "کشف کے بارے میں ایک سوال کا جواب" --- "کتے کے کاٹے کا دم" --- "تفہیم میں شامل نقشے اور انجیل برناباس" --- "بی بی سی کے نمائندے ولیم کرالے نے انٹرویو لیا" --- "دو نمائندوں کے ذریعے امام خمینی کا خط" --- "آخری سفرِ امریکہ" --- "نماز جنازہ"!

یعنی بہت سے مسائل کا حل' بہت سی ملاقاتوں اور شخصیتوں کا ذکر' بہت سی تاریخی یادداشتوں کا حوالہ۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی شخصیت و افکار اور تحریکِ اسلامی کے بارے میں خزینۂ معلومات۔ (نعیم صدیقی)

اقبال دشمنی ' ایک مطالعہ : از پروفیسر ایوب صابر۔ ناشر: جنگ پبلشرز ۱۳ سر آغا خان روڈ' لاہور۔ صفحات ۳۷۶۔ قیمت ۲۰۰ روپے۔

علامہ اقبال کی مخالفت تین دائروں میں ہوتی رہی ہے : شخصیت' شاعری اور فکر۔ ان تینوں دائروں میں اقبال کے خلاف متعدد کتابیں لکھی گئیں۔ زیرِ تبصرہ کتاب میں اقبال مخالف لٹریچر میں سے حسب ذیل چھ کتابوں اور تین کتابچوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے : خدوخالِ اقبال (امین زبیری)' علامہ اقبال اور ان کی پہلی بیوی (حامد جلالی)' مکائدِ اقبال' اقبال کا شاعرانہ زوال' خادمانہ و مؤدبانہ تبدیلیاں (سیّد برکت علی گوشہ نشین) مثنوی سرّ الاسرار (خواجہ معین الدین جمیل)' اقبال ' اجمالی تبصرہ (مجنوں گورکھپوری)' اقبال قلندر نہیں تھا (صائب عاصمی)۔ آخری باب ماحصل پر مشتمل ہے۔

پروفیسر ایوب صابر نے اپنے زیرِ تحقیق موضوع سے متعلق ان کتابوں' کتابچوں' مضامین اور مقالات کو پیش نظر رکھا ہے جو گذشتہ نوّے برسوں میں اقبال کی شخصیت' شاعری اور افکار و نظریات کے حوالے سے لکھے گئے۔ اقبال کے خلاف جملہ اعتراضات کا حتی الامکان جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اقبال دشمنی کے حوالے سے سب سے زیادہ پست فکری کا مظاہرہ "خدوخالِ اقبال" میں نظر آتا ہے۔ اس کتاب کے چھیالیس اعتراضات کا مسکت جواب دیا گیا ہے۔ چند اعتراضات یہ ہیں : اقبال کی مذہبی تعلیم معمولی تھی' عطیہ کو اپنی طرف مائل نہ کرسکے' اُمرا کی مدح' پیغام اور زندگی میں تضاد' جداگانہ مسلم ریاست کا تصور علامہ کا نہ تھا' مصنف اس

نتیجے پر پہنچے ہیں کہ "خدوخالِ اقبال" میں لگائے گئے الزامات' تجزیے کی زد میں آکر فقط بہتان رہ جاتے ہیں۔

مجنوں گورکھپوری نے دیگر ترقی پسند اور اشتراکی ادیبوں کی طرح اقبالؒ کو رجعت پسند قرار دیا اور ان کی اسلام پسندی کو ہدفِ تنقید بنایا ہے۔ "مکائدِ اقبال" کا مصنف' متعصب' تنگ نظر' فرقہ پرست اور کفر ساز ذہنیت کا مالک ہے' جس کے نزدیک ہر سُنّی جہنمی ہے۔ یہی اندازِ فکر "خادمانہ و مودبانہ تبدیلیاں" کی بنیاد ہے۔ اگرچہ مصنف کا دعویٰ کلامِ اقبال کی اصلاح ہے لیکن یہ اصلاح فرقہ وارانہ تعصب کا مظہر بن گئی ہے۔ خواجہ معین الدین جمیل کی مثنوی "سِرّالاَسرار" وجودی فلسفے کی وکالت کرتی ہے۔ اس کے ۳۲ اعتراضات کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔

اقبال کے مخالفین کی طویل فہرست میں بعض سنجیدہ اہل علم کے علاوہ اشتراکی نظریات کے حامل اہل قلم' قوم پرست ہندو اور بعض مسلمان علما' حاسدین اقبال' وجودی تصوف کے صوفیا' بعض مستشرقین' قادیانی' فرقہ پرست تنگ نظر اہل دین' روایتی سجادہ نشین اور پاکستان دشمن عناصر شامل ہیں۔ پروفیسر ایوب صابر نے اقبال مخالف لٹریچر کی ۳۳ کتابوں اور ۴۴ مضامین کی فہرست بھی دی ہے۔ مصنف نے عزم ظاہر کیا ہے کہ آئندہ پورے اقبال مخالف لٹریچر کا جائزہ لے کر اقبال دشمنی کے محرکات' رجحانات اور روّیوں کا جائزہ لیا جائے گا۔ مصنف کا اسلوبِ نگارش لفظی و معنوی تعقید سے پاک ہے۔ چند ایک امور کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے:

(الف) ص ۴۶' ۶۵' ۲۵۲' ۲۶۶' ۲۷۱' ۳۰۳ اور بعض دوسرے مقامات پر اشعار کا متن درست نہیں ہے۔

(ب) کتابیات میں "ج۔ دیگر کتب" کے تحت انگریزی کتب میں Mementos of Iqbal کے مرتب کا نام نہیں لکھا گیا۔ اس کتاب کا اندارج "تصانیف اقبال" کے تحت ہونا چاہیے تھا۔

(ج) کتاب میں متعدد مقامات ص ۱۷۴' ۱۹۷' ۲۳۰' ۲۶۲پر قرآنی آیات کے اعراب لگانے میں احتیاط سے کام نہیں لیا گیا:

ص ۲۵۲ پر چند اشعار دیے گئے ہیں مگر حوالہ ۲۲۳ غلط ہے۔ حوالہ ۲۲۴ سرے سے دیا ہی نہیں گیا۔ حوالے تصانیف اقبال کے پرانے ایڈیشنوں کے ہیں "کلیاتِ اقبال" اس مقصد کے لیے زیادہ مفید ہے۔ ذخیرۂ اقبالیات میں مولانا غلام رسول مہر کی تحریریں ایک خاص مقام کی حامل ہیں۔ مصنف نے اپنی تحقیق میں ان کی تحریروں کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھا۔

کتاب لائق مطالعہ ہے۔ مصنف کی محنت لائق تحسین ہے۔ تقدیم' ڈاکٹر جاوید اقبال کے قلم سے اور مقدمہ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا تحریر کردہ ہے۔ امید ہے کہ مصنف اپنے منصوبے کا دوسرا حصہ بھی جلد مکمل کریں گے۔ (ظفر حجازی)

خود نوشت حیات سر سید: مرتبہ : ضیا الدین لاہوری۔ ناشر: جنگ پبلشرز' لاہور۔ صفحات ۳۷۲۔ قیمت ۲۰۰ روپے۔

سر سید احمد خان گذشتہ صدی کی ان اولوالعزم شخصیات میں سے تھے' جنھوں نے مسلمانوں کی تعلیمی' معاشرتی اور سیاسی زندگی پر مثبت اور منفی دونوں اعتبار سے گہرے اثرات مرتب کیے۔ مگر زیر نظر نہایت دلچسپ اور اپنی نوعیت میں منفرد کتاب کے مولف کے الفاظ میں' سر سید کی "ترجمانی کرتے ہوئے ہم نے حق و صداقت سے کام نہیں لیا۔" اس کمی کو دور کرنے کے لیے مولف موصوف نے سر سید کی تحریروں' تقریروں اور بیانات سے ان کی خود نوشت مرتب کی ہے' جس سے تصویر کا ایک دوسرا رخ سامنے آتا ہے۔ مولف نے جس نقطہ نظر کے تحت یہ خود نوشت مرتب کی' وہ بڑا متوازن ہے۔ ان کے خیال میں : "اخلاقی طور پر کسی فرد کے عیوب تلاش کرتے رہنا' کسی طور مستحسن نہیں' مگر شخصیت پرستی کے زیر اثر پسندیدہ افراد کے عیوب کو خوبیوں کے کھاتے میں ڈالنا' اور ناپسندیدگی کی صورت میں خوبیوں کو عیوب کے طور پر بیان کرنا' اس سے بھی زیادہ ظلم ہے۔"

زیر نظر خود نوشت سے سر سید کی قومی و ملی اور علمی و تعلیمی خدمات کے ساتھ ساتھ' انگریزوں کے ساتھ ان کی غیر معمولی وفاداری' اور برطانوی مفادات کی حفاظت کے لیے سر سید کی کاوشوں کا حال معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے خیال میں سر سید کے اخلاص اور اپنی قوم کے لیے ان کی دردمندی میں شبہ کرنا مشکل ہے' مگر ان کی ذہنی افتاد نے کچھ ایسا رخ اختیار کیا کہ انگریزی "حکومت کو دوام بخشنے کے لیے (وہ ان کی) مکارانہ حکمت عملی" کا شکار ہوگئے۔ ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی میں انھوں نے نہایت جانفشانی سے انگریزی حکام کی مدد کی' پرچہ نویسی کی خدمات بھی انجام دیں اور اس کے عوض سر سید کے اپنے الفاظ میں : "سرکار نے میری بڑی قدر دانی کی۔ عہدہ صدر الصدوری پر ترقی کی' اور علاوہ اس کے دو سو روپیہ ماہواری پنشن مجھ کو اور میرے بڑے بیٹے کو عنایت فرمائے اور خلعت پانچ پارچہ اور تین رقم جواہر' ایک شمشیر عمدہ قیمتی ہزار روپیہ کا اور ہزار روپیہ نقد واسطے مدد خرچ مرحمت فرمایا۔" انگریزوں کی وفاداری میں انھوں نے

اس حد تک غلو برتا کہ ۱۸۵۷ میں انگریزوں کے خلاف مزاحمت کرنے والوں کو جاہل' بدمعاش' بے علم' حرامزادے' نمک حرام اور نامحمود قرار دے ڈالا --- مصنف نے لگی لپٹی رکھے بغیر تصویر کا یہ رخ بھی' خود سرسید ہی کے الفاظ میں پیش کردیا ہے' جس سے ان کے بارے میں بہت سے دلچسپ اور چشم کشا حقائق اور ان کی اندھی انگریز پرستی کے شواہد سامنے آتے ہیں۔

کتاب نہایت کاوش و عرق ریزی سے مرتب کی گئی ہے۔ ضیاء الدین صاحب نے اصل ماخذ تک رسائی کے لیے انڈیا آفس' برٹش میوزیم اور رائل ایشیاٹک سوسائٹی تک کے کتب خانوں کو کھنگالا اور پھر جملہ لوازمے کی ترتیب' ابواب بندی' عنوانات اور تائیدی و وضاحتی حواشی و تعلیقات کا کام نہایت خوبی اور خوش سلیقگی سے انجام دیا۔ کتاب میں بہت سی اہم اور نادر و نایاب تصاویر' دستاویزات اور تصانیف سرسید کی قدیم ترین اشاعتوں کے عکس شامل ہیں۔ ضیاء الدین لاہوری کی محنت و تحقیق (بہ الفاظ حالی: "کان کنی") اور تالیفی ذوق بہر اعتبار قابل داد ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

اشاریہ ترجمان القرآن ۱۹۳۲ تا ۱۹۷۶: مرتبہ حکیم نعیم الدین زبیری۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی ڈی ۳۵' بلاک ۵ فیڈرل بی ایریا' کراچی۔ صفحات ۴۴۳۔ قیمت ۸۰ روپے۔

ادارہ معارف اسلامی کراچی نے کئی سال قبل "ترجمان القرآن" کی اولین ۸۵ جلدوں کے مضامین کا موضوع وار اور مصنف وار جامع اشاریہ حکیم نعیم الدین زبیری سے مرتب کروا کے شائع کیا تھا۔ یہ ایک انتہائی مفید کام ہے' اور ایک علمی اور تحقیقی ضرورت پوری کرتا ہے۔ الف بائی ترتیب سے چھ سو موضوعات متعین کرکے ۴۴ سالوں میں شائع ہونے والے تمام مضامین کے مباحث کے حوالے مرتب کیے گئے ہیں۔ کسی بھی متعلقہ موضوع پر کام کرنے والا اس دور کی تحریرات تک نہایت سہولت سے رسائی حاصل کرلیتا ہے۔ مختلف افراد کے پاس اور لائبریریوں میں "ترجمان القرآن" کے شمارے اور جلدیں تو مل جاتی ہیں۔ ان سے خاطر خواہ استفادے کے لیے یہ اشاریہ بہت کارآمد ہے۔ یہ اشاریہ نہ صرف تمام لائبریریوں اور تحقیقی اداروں میں' بلکہ ہر اس شخص کی میز پر ہونا چاہیے جو اہم علمی موضوعات کے حوالے سے لکھنے پڑھنے کے کام سے متعلق ہے' یا کسی چھوٹے بڑے رسالے کی ادارت کررہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس مفید کام کو آگے بڑھایا جائے اور اس اشاریے کی دوسری جلد مرتب کی جائے۔ (مسلم سجاد)

اوج نعت نمبر: سرپرست : میاں مقبول احمد (پرنسپل)' مدیر اعلیٰ : پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی' مدیر : محمد ریاض ' نائب مدیر : علی احمد' ناشر: گورنمنٹ کالج شاہدرہ ' لاہور۔ جلد اول : ۷۰۲ صفحات' جلد دوم : ۷۳۲ صفحات

آغاز میں اہم شخصیتوں کے پیغامات ' پھر ۳۲ شعرا کی حمدیں ' اور اس کے بعد آپؐ کے چچا ابو طالب سے شاہ عبد العزیز تک ۲۱ شعرا کی عربی نعتیں مع اردو ترجمہ' ۲۵ شعرا کی فارسی اور ۱۵ شعرا کی اردو نعتیں دی گئی ہے ۔ حصہ مضامین اردو ' فارسی عربی اور پنجابی اور دیگر زبانوں کے نعتیہ ذخیرے' نیز پاکستان کے مختلف شہروں کے نعت گو شعرا کی نعت گوئی کا جائزہ شامل ہے۔ نعت گو شعرا اور نعت خوانوں سے قلمی مذاکرے خاصے دلچسپ اور معلومات افزا ہیں۔ دوسرے حصے میں ۲۵۸ اردو' اور ۳۵ پنجابی نعتوں کے علاوہ ملکی اور غیر ملکی زبانوں کا نعتیہ انتخاب' اردو' پنجابی اور سندھی کتابیات نعت ' نعت پر تحقیق ' رسائل کے نعت نمبروں کا جائزہ .....غرض نعت کے موضوع پر تخلیقی' تحقیقی اور تنقیدی کام کا دائرہ معارف مرتب کرنے کی یہ ایک قابل قدر کاوش ہے اور مرتبین و ناشرین کو مبارک باد ! (ظفر حجازی)

اسباق عمرہ و حج : از لطف الرحمن خان ۔ ناشر: مکتبہ سراج منیر' ۲۸۷ ایف رحمان پورہ لاہور۔ صفحات ۲۰۔ قیمت ۴ روپے۔

مصنف نے اپنے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں عام فہم انداز میں چند مفید نکات مرتب کیے ہیں۔ عمرہ و حج کا عزم رکھنے والوں کے لیے اس کا مطالعہ نافع ہو گا۔ یہ کتابچہ ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر قرآن کالج اتاترک بلاک' نیو گارڈن ٹاؤن لاہور سے بطور تحفہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

وضاحت

۱۔ ترجمان القرآن میں ترجیحاً" دینی اور علمی کتابوں پر تبصرے شائع کیے جاتے ہیں۔

۲۔ تبصرے کے لیے کتاب کے دو نسخے آنا ضروری ہیں۔

۳۔ تبصرے کے لیے مطبوعات براہ راست: مدیر ترجمان القرآن منصورہ' لاہور ۵۴۵۷۰ کو بھیجی جائیں۔